قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

و رتل القرآن ترتیلا

شرح المقدمة الجزرية

خلاصه:

❶ تجوید القرآن الکریم

از محمد ابراہیم سیف

❷ الفوائد السلفية على المقدمة الجزرية

از الشیخ ادریس عاصم

❸ تحفة الاِخوان فی تجوید القرآن

از الشیخ ادریس عاصم

روضة القرآن الکریم

مـیز محمد، منطقة قصور، باکستان

1۔ المقدمة

سب سے پہلے مصنف نے اپنا تعارف کروایا کیونکہ علم تجوید علوم نقلیہ میں سے ہے۔اور علوم نقلیہ کا راوی کے علم کے بغیر کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔اور امام اوزاعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:''ہر وہ حدیث جس کی سند نہیں ہے وہ پیاز اور سرکہ کی طرح ہے۔''(تدوین السنۃ:6)

یقول راجی عفو ربِّ سامعٍ ❖ محمد ابن الجزری الشافعی

'الجزری' کی وجہ تسمیہ: یہ جزیرہ عبدالعزیز بن عمر قعیدی کی طرف نسبت ہے جو کہ ترکی کے اندر موجود ہے۔

'الشافعی' کی وجہ تسمیہ: آپ مذہب شافعی یا بنی شافع قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں۔

الحمد للہ وصلی اللہُ ❖ علی نبیہ ومُصْطَفَاہُ

محمد و الہ و صحبہٖ ❖ و مُقْرِیءِ القران مع مُحَبِّہٖ

امام صاحب نے ان دونوں شعروں کے ذریعے حمد وصلاۃ کے ساتھ کتاب کی ابتداء کی، تاکہ سنت مطہرہ پر عمل ہوجائے۔

❶ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''كُلُّ (اَمرٍ) كَلَامٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ (أَجْذَمُ)''.

(ضعیف الجامع الصغیر: 6216)

❷ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ''كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ''.

(صحیح الترمذی: 1118)

و بعد ان ھذا مُقَدِّمَہْ ❖ فیما علی قَارِئِہٖ اَنْ یَعْلَمَہْ

امام صاحب فرماتے ہیں کہ حمد وصلاۃ کے بعد اس رسالے کا نام ''مقدمہ'' ہے اور وہ وہ چیزیں بیان کی گئی ہیں، جن کا جاننا قاری قرآن کے لیے ضروری ہے۔

<u>اس کے بعد پھر اپنی کتاب کا یوں آغاز کیا:</u> ✎

❃ مقدمہ میں مصنف صاحب نے تین موضوعات پر بات کی ہے۔

❶ مبادیات تجوید:

تعریف: ------------اَنْ یَّعْلَمُوْا ❖ مَخَارِجَ الْحُرُوْفِ وَالصِّفَاتِ

موضوع: مَخَارِجَ <u>الْحُرُوْفِ</u> وَالصِّفَاتِ

حکم: اِذْ وَاجِبٌ عَلَيْهِمْ مُحَتَّمْ ❖ قَبْلَ الشُّرُوْعِ اَوَّلًا------

غرض وغایت: ------------------------ ❖ لیلفظوا بأفصح اللغاتٖ

❷ **علم وقف** محرری التجوید والمواقفٖ ❖ ----------------------------

علم الوقف لغوی معنی: رکنا، ٹھہرنا۔

اصطلاحا: قَطْعُ الصَّوْتِ عَلَى الْكَلِمَةِ زَمَنًا يَتَنَفَّسُ فِيهِ عَادَةً بِنِيَّةِ اِسْتِئْنَافِ الْقِرَاءَةِ لَا بِنِيَّةِ الْاِعْرَاضِ۔

(کسی کلمہ کے آخر پر اس قدر آواز کو کاٹنا جس قدر عادتاً انسان سانس لیتا ہے، اور یہ انقطاع مزید قراءت کی غرض سے ہو نہ کہ اختتام کی وجہ سے۔)

❸ علم الرسم ------------------------- ❖ وما الذی رسم فی المصاحف

من کل مقطوع وموصول بها ❖ وتاء انثی لم تکن تکتب بها

علم الرسم: لغوی معنی: اثر اور نشان ہے۔ اس کے مترادف الفاظ خط، کتابت۔ مصاحف عثمانیہ کے خط کو تغلیباً رسم کہا جاتا ہے۔ اور رسم عثمانیہ سے مراد وہ طریقہ کتابت ہے جس کے مطابق صحابہ کرام نے عہد عثمانی میں مصاحف کو لکھا۔ رسم عثمانی کا ایک بڑا حصہ رسم کے اصولوں کے موافق ہے۔ مگر چند کلمات رسم کے اصولوں کے مخالف لکھے گئے جن کی تفصیل علم الرسم کی کتب میں موجود ہے۔

2۔ باب مخارج الحروف

❊ **مخارج کی تعداد:** اس میں قراء کا اختلاف ہے۔

❶ **امام خلیل بن احمد فراہیدی رحمہ اللہ کا مذہب:**

ان کے نزدیک مخارج کی تعداد 17 ہے۔ان کی تائید امام جزری رحمہ اللہ نے کی ہے۔

توجیہ: انہوں نے انتہائے صوت کا اعتبار کیا ہے۔

مـخارج الحروف فی سبعة عشر ❖ عـلـى يـختـاره من اختبر

❊ **اصول مخارج**

❶ **جوف دھن:** (گلے،منہ اور ہونٹوں کا خالی حصہ) الف، واو، یا

فـالف الـجوف واختاها وهی ❖ حـروف مـد لـلهـواء تنتهـی

❷ **حلق:**

① اقصیٰ حلق ء ھـ ⇦ ثـم لاقـصـى الـحـلـق همز هاءٌ ❖

② وسط حلق ع ح ⇦ ثـم لـوسـطـه فـعيـن حـاءٌ ❖

③ ادنیٰ حلق غ خ ⇦ ادنـــاه غيـــن خـــاء هـــا ❖

❸ **لسان:** زبان

① اقصیٰ لسان (زبان کی جڑ) ق ، ك ⇦ -------------وَالْقَافُ ❖ اَقْصَى اللِّسَانِ فَوْقُ ثُمَّ الْكَافُ

اَسْـفَـلُ------------ ❖ ------------------------

② وسط لسان (زبان کا درمیان) ج ، ش ، ی ⇦ والـوسـطُ فجيم الشين ياء ❖

③ حافہ لسان (زبان کا موٹا کنارہ جو داڑھوں نو جذ، طواحن، ضواحک کے سامنے ہے) ض

والـضـاد مـن حـافتـه اذ واليا ❖ الاضراس من ايسر او يمناها

④ طرف لسان (زبان کا باریک کنارہ جو دانتوں ثنایا، رباعی، انیاب کے سامنے ہے)

لام ⇦ والـــلام ادنـــاهـــا لـمـنتهـاهـــا ❖

نون ⇦ والـنـون مـن طـرفـه تحتُ اجعلوا ❖

را ⇦ والـــرا يـــدانيـــه لـظهـــر ادخـلُ ❖

⑤ راس للسان (زبان کی نوک)

حروف نطعیہ : ط، د، ت ⇦ والـطـاء والدال وتا منه ومن ❖ عـليـا الثـنـايـا---------

حروف اسلیہ، صفیریہ: ص، ز، س ⇦ ---------------------- ❖ ------والـصفير مستكن

مـنه ومن فوق الثنايا السفلى ❖ ---------------------

⇦

حروف لثویہ: ظ، ذ، ث ⇦ ---------------------- ❖ والـظـاء والذال وثا للعليا

مـن طـرفيهما------------ ❖ -----------------------

❹ **شفتان:** دونوں ہونٹ اس کی واحد شَفَہ آتی ہے۔

ف ⇦ ---------ومـن بطن الشفهْ ❖ فالفا مع اطراف الثنايا المشرفهْ

ب ، م ، و ⇦ لــلشـفتيـن الـواو بــاء ميـمٌ ❖ ------------------------

❺ **خیشوم:** ناک کا بانسہ ن ، م کا غنہ ⇦ ------------------------ ❖ وغـنة مـخـرجها الخيشومُ

3۔ باب صفات الحروف

✿ **صفات کی دوقسمیں ہیں:** ❶ صفات لازمہ ❷ صفات عارضہ

❶ **صفات لازمہ** : دو ہیں: {1} متضادہ {2} غیر متضادہ

{1} **صفات لازمہ متضادہ:** صفات لازمہ متضادہ توسط کے بغیر 10 ہیں اور ان کے پانچ جوڑے ہیں:

① جہر ② رخوت ③ استفال ④ انفتاح ⑤ اصمات

صفاتها جهر و رخو مستفل ❖ منفتح مصمتة والضد قل

⑥ ہمس ⇦ مهموسها فحثه شخص سكت ❖

⑦ شدت ⇦ شديدها لفظ اجد قط بكت ❖

☆ توسط ⇦ وبين رخو والشديد لن عمر ❖

⑧ استعلاء ⇦ وسبع علو خص ضغط قظ حصر ❖

⑨ اطباق ⇦ وصاد ضادٌ طاءُ ظاءٌ مطبقهْ ❖

⑩ اذلاق ⇦ و فر من لب الحروف المزلقهْ ❖

{2} **صفات لازمہ غیر متضادہ:** صفات لازمہ غیر متضادہ سات ہیں:

① صفیر ⇦ صفيرها صادٌ وزايٌ سينٌ ❖

② قلقلہ ⇦ قلقلة قطْبُ جد ----- ❖

③ لین ⇦ --------------------------- ❖ ------------------واللين

واو وياءٌ ساكنا وانفتحا ❖ قبلهما---------

④ انحراف ⇦ --------------------------- ❖ ------ والانحرف صححا

في اللام والرء ---------- ❖ --------------------------

⑤ تکریر ⇦ ----------وبتكرير جعل ❖ ------------------------

⑥ تفشی ⇦ --------------------------- وَلِلتَّفَشِّي الشِّيْنُ---------

⑦ استطالت ⇦ --------------------------- ضادا ن استطل----------

❷ **صفات عارضہ** : اس کی کئی اقسام ہیں جیسا کہ تفخیم، ترقیق، غنہ زمانی، اخفاء، اقلاب، صلہ، ادغام، تسہیل، ابدال، مد فرعی وغیرہ

4۔ باب معرفة التجويد

❁ عملی تجوید کا حکم:

والاخذ بالتجويد حتمٌ لازمٌ ❖ من لم يجود القران اٰثمٌ

❁ قرآن کو بالتجوید پڑھنا کیوں واجب ہے؟

لانّه به الاله انْزَلا ❖ وهكذا منه الينا وَصَلا

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "اِقْرَءُ وا الْقُرْاٰنَ كَمَا عُلِّمْتُمْ ".(صحيح الجامع: 1171 و مسند احمد)

❁ وهو ايضا حلية التلاوةِ ❖ وزينة الاداء والقراءةِ

تلاوت، اداء اور قراءت کے درمیان فرق:

تلاوت: قرآن مجید کو روانگی سے پڑھنا۔ خواہ کسی کو سنانے کی غرض سے ہو یا بطور وظیفہ اور دور ہو۔

اداء: شیخ کے سامنے پڑھنا۔ اور شیوخ سے پڑھنے کے تین طریقے ہیں:

❶ شیخ پڑھے اور شاگرد سنے۔

❷ شاگرد پڑھے شیخ سنے جہاں شاگرد غلطی کرے وہاں اصلاح کردے۔

❸ شیخ پڑھے اور شاگرد توجہ سے سنے پھر شاگرد سنائے اور شیخ سنے۔

قراءت: یہ تلاوت اور اداء دونوں کو شامل ہے۔ یا اس سے کبھی 'قراءات عشرہ' مراد لی جاتی ہیں۔

❁ تجوید کی تعریف:

وهو اعطاء الحروف حقها ❖ من صفة لها ومستحقها

❁ ضروری ہدایات:

❶ وردكل واحد لاصله ❖ واللفظ فی نظيره كمثله

كَمِثْلِهٖ: میں کاف زائدہ ہے۔ قرآن مجید کو پڑھتے وقت الفاظ کی ادائیگی میں مساوات اور برابری کی جائے۔ اگر ایک ہی طرح کے دو حرف ساتھ ساتھ جمع ہو جائیں تو خوب تحقیق سے دونوں کو پڑھا جائے۔ یعنی جس طرح پہلا صاف ادا کیا ہے۔ اسی طرح دوسرا حرف بھی پہلے کی طرح صاف ادا کرنا چاہیے۔ جیسے "حَقَّ قَدْرِهٖ" میں دو قاف "اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ" میں دو عین "اِنَّهٗ هُوَ" میں دو ھا ، اس طرح مدود میں بھی برابری رکھنی چاہیے۔ جیسے: اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ۔

❷ مكملا من غير ما تكلفٍ ❖ باللطف فی النطق بلا تعسفٍ

حروف کی ادائیگی میں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ کسی قسم کا تکلف اور تصنع نہ ہو۔ جیسے ہونٹوں کا ضرورت سے زیادہ حرکت دینا، منہ کو ٹیڑھا کرنا، پیشانی پر سلوٹوں کا آنا، آنکھوں کا چھپکنا، اور ناک کا پھولنا۔ یہ سب باتیں عیب اور تکلف میں داخل ہیں۔ ان سے اجتناب کرتے ہوئے لطافت سے حروف کو ادا کرنا چاہیے۔

❸ وليس بينه وبين تركهٖ ❖ الا رياضة المرىءِ بفكهٖ

علم تجوید کا تعلق تلقی و مشافہۃً سے ہے، یعنی تجوید میں وہی مہارت حاصل کرسکتا ہے جو بار بار مستند مشایخ سے سنے اور پڑھے اور قراءت پر مداومت اختیار کرے۔ تلقی و مشافہۃً کے بغیر اس علم کا حاصل کرنا ناممکن ہے، البتہ اس فن کی کتب سے مدد ضرور لی جاسکتی ہے۔

5۔ باب فی ذکر بعض التبیهات

اس باب میں امام صاحب نے ان کلمات کا ذکر کیا ہے جو انہوں نے مختلف بلادِ اسلامیہ کے دورِ کے دوران لوگوں کو غلط پڑھتے سنے تھے۔ پھر آپ نے لوگوں کی اصلاح کی خاطر ان کلمات کو اپنی کتاب میں بیان کیا۔

❁ **حروف مستفلہ کو ہمیشہ باریک پڑھنا چاہیے۔ ان میں تفخیم کرنے سے بچنا چاہیے۔ جیسا کہ**

فرققن مستفلا من احرفٍ ❖ ------------------------

❶ باریک یا موٹے حرف سے پہلے جب الف ہو۔ کیونکہ الف اپنے ماقبل کے تابع ہوتا ہے۔ مابعد کے نہیں۔ ⇦ ------------------------ ❖ **و حاذرن تفخیم لفظ الالفِ**
وهمز الحمد اعوذ اهدنا ❖ **اللّٰهِ** --------------

❷ جب لام کے نیچے زیر ہو یا وہ لفظ "اللّٰہ" کے لام کے علاوہ ہو۔ ⇦ ------------------------ ❖ ------- **ثم لام لِلّٰهِ لنا**
ولیتلطف وعلی اللّٰهِ ولا الض ❖ ------------------------

❸ موٹے حرف سے پہلے جب میم ہو۔ ⇦ ------------------------ ❖ **والمیم من مخمصة ومن مرض**

❹ موٹے حرف سے پہلے جب باء ہو۔ ⇦ **وباء برق باطل** ------ ❖ ------------------------

---

❺ باء اور جیم کو کامل صفت شدت اور جہر کے ساتھ ادا کرو۔ ⇦ ---------- **بهم بذی** ❖ **واحرص علی الشدة والجهر الذی**
فیها وفی الجیم کحب الصبرِ ❖ **ربوة ، اجْتُثَّتْ وحَجِّ الفجرِ**

<u>**نوٹ:**</u> امام صاحب باء اور جیم میں صفت شدت اور جہر کو کامل ادا کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں کہ کہیں یہ 'ب'، 'ف' کے اور 'ج'، 'چ' کے مشابہ نہ ہو جائے۔

❻ قلقلہ کے مراتب:

① جب ساکن اور مشدد حرف پر وقف نہ کیا جائے۔ تو قلقلہ ظاہر ہوگا۔ جیسے: ﴿مِن رَّبِّكَ ، فَوَسَطْنَ ، قَالَ﴾

وبینن مقلقلا ان سکنا ❖ ------------------------

① جب ساکن اور مشدد حرف پر وقف کیا جائے۔ تو قلقلہ اظہر ہوگا۔ جیسے: ﴿بِالْحَقّ ، السُّجُوْدْ﴾

------------------------ ❖ **و ان یکن فی الوقف کان اَبْیَنَا**

---

❼ موٹے حرف سے پہلے جب حاء ہو، تو تفخیم سے بچ! ⇦ **و حا حصحص احطت الحق** ❖ ------------------------

❽ اسی طرح جب موٹے حرف سے پہلے سین ہو، ⇦ ------------------------ ❖ **وسین مستقیمَ یسطو یسقو**

6۔ باب الراءات

✻ راء کی تین حالتیں ہیں: ❶ ترقیق ❷ تفخیم ❸ مختلف فیہ

12 حالتوں میں راء پُر پڑھی جاتی ہے، سات حالتوں میں باریک ہوتی ہے اور سات کلمات میں مختلف فیہ یعنی تفخیم و ترقیق دونوں وجہیں ہوں گی۔

❶ راء کی ترقیق والی حالتیں

① راء کے نیچے زیر ہو۔ جیسے : ﴿ لِتُشْرِكَ ، رِجَالٌ ﴾

② راء مشدد کے نیچے زیر ہو۔ جیسے : ﴿ مِنَ الرِّيْحِ ، بِالْبِرِّ ﴾

③ راء ممالہ یعنی وہ راء جس پر امالہ کیا جائے۔ جیسے : ﴿ مَجْرِهَا ﴾

④ راء مرامہ مکسورہ: یعنی زیر والی راء پر جب روم کیساتھ وقف کیا جائے۔ جیسے :﴿ الرَّحِيْمِ ﴾

ان مذکورہ چار حالتوں کو امام صاحب نے اس مصرع میں بیان کیا ہے:

و رقق الرآءَ اذا ما كُسِرَتْ ❖ -------------------------

⑤ راء ساکن ماقبل زیر ہو۔ جیسے : ﴿ فَكَبِّرْ ﴾

⑥ راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل کسرہ ہو۔ جیسے :﴿ بِهِ السِّحْرْ ﴾

⑦ راء ساکن ماقبل یاء ساکن ہو۔ جیسے : ﴿ الْخَبِيْرْ ، الْخَيْرْ ﴾

ان تین حالتوں کو امام صاحب نے اس مصرع میں بیان کیا ہے:

------------------------- ❖ كذاك بعد الكسر حيث سَكَنَتْ

نوٹ: پانچویں حالت (راء ساکن ماقبل زیر ہو) کی تین شرطیں ہیں:

① کسرہ اسی کلمہ میں ہو۔

------------------------- ❖ كذاك بعد الكسر حيث سَكَنَتْ

② کسرہ بعد میں حرف مستعلیہ اسی کلمہ میں نہ ہو۔

ان لم تكن من قبل حرف استعلا ❖ -------------------------

③ کسرہ اصلی ہو۔

------------------------- ❖ او كانت الكسرة ليست اصلا

ان شرائط میں سے کوئی شرط بھی ٹوٹ گئی تو راء موٹی پڑھی جائے گی۔

❷ راء کی تفخیم والی حالتیں

یہ 12 حالتیں ان اشعار کے عکس سے نکلتی ہیں:

① راء پر زبر ہو جیسے : ﴿ يَرَوْنَهَا ، نَصَرَكُمْ ﴾

② راء پر پیش ہو جیسے : ﴿ خَيْرُكُمْ ، مَكْرُ ﴾

③ راء مشدد پر زبر ہو جیسے : ﴿ الرَّحْمٰنُ ، سِرًّا وَّعَلَانِيَةً ﴾

④ راء مشدد پر پیش ہو جیسے : ﴿ شَرُّلَّهُمْ ﴾

⑤ راء مرامہ مضمومہ: یعنی پیش والی راء پر جب روم کے ساتھ وقف کیا جائے۔ جیسے : ﴿ نَسْتَعِيْنُ ﴾

یہ پانچ حالتیں اس مصرع کے عکس سے نکلتی ہیں:

و رقق الرآءَ اذا ما كُسِرَتْ ❖ --------------------------

⑥ راء ساکن ماقبل زبر ہو جیسے : ﴿ زَرْعٌ ، مَرْجَانٌ ﴾

⑦ راء ساکن ماقبل پیش ہو جیسے : ﴿ بُرْهَانٌ ﴾

⑧ راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل زبر ہو۔ جیسے : ﴿ الاَبْصَارْ ، وَالْفَجْرْ ﴾

⑨ راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل پیش ہو۔ جیسے : ﴿ النَّاقُوْرْ ، الْعُصْرْ ﴾

⑩ راء ساکن ماقبل کسرہ دوسرے کلمہ میں ہو جیسے: ﴿ أَمِ ارْتَابُوْا ، رَبِّ ارْجِعُوْنَ ﴾

اور یہ پانچ حالتیں اس مصرع کے عکس سے نکلتی ہیں:

-------------------------- ❖ كذاك بعد الكسر حيث سَكَنَتْ

⑪ راء ساکن ماقبل کسرہ اور مابعد حروف مستعلیہ اسی کلمہ میں ہو۔ جیسے : ﴿ قِرْطَاسٌ ﴾ یہ حالت اس مصرع کے عکس سے نکلتی ہے:

ان لم تكن من قبل حرف استعلا ❖ --------------------------

⑫ راء ساکن ماقبل کسرہ عارضی ہو جیسے : ﴿ ارْجِعْ ، ارْتَبْتُمْ ﴾ یہ حالت اس مصرع کے عکس سے نکلتی ہے:

-------------------------- ❖ او كانت الكسرة ليست اصلا

❸ راء کے مختلف فیہ کلمات:

راء مختلف فیہ کے آٹھ کلمات ہیں۔

وقفاً وصلاً	وقفاً
كل فرق	إذا يسر ، فأسر ، أن أسر ، مصر ، نذر ، عين القطر ، الجوار

لیکن علامہ جزری رحمہ اللہ نے صرف " كل فرق " والی راء کو بیان کیا ہے۔ باقی چھ کلمات میں چونکہ صرف وقفاً اختلاف ہے۔ وصلاً اپنی حرکت کے اعتبار سے پُر یا باریک پڑھے جائیں گے۔ اس لیے ان کو بیان نہیں کیا۔

و الخلف فی فرق لكسر يوجدُ ❖ --------------------------

❋ **تنبیہ:** جب راء مشدد ہو تو اس وقت اس کی ادائیگی میں خاص خیال رکھا جائے کہ کہیں اس میں حقیقی تکریر نہ ہو جائے۔

-------------------------- ❖ و اخف تكريرًا اذا تشددُ

7۔ باب اللامات

❊ لام کی مختلف اقسام ہیں۔ جیسے لام تعریف، لام تاکید، لام امر، لائے نہی وغیرہ ان تمام قسموں میں سے صرف لام اسم جلالہ پُر پڑھا جاتا ہے۔ وہ بھی اس صورت میں جب سے پہلے زبر یا پیش ہو۔ جیسے: ﴿ إِنَّ اللّٰهَ ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ ، اللّٰهُ رَبُّنَا ، قَدَرَاللّٰهُ ، رَفَعَهُ اللّٰهُ ، وَإِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ ﴾

اگر اس سے پہلے زیر ہو جیسے : ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ ، يَفْتَحِ اللّٰهُ ، قُلِ اللّٰهُمَّ ﴾ تو پھر باریک پڑھا جائے گا۔

و فخم اللامَ من اسم اللّٰهِ ❖ عن فتحٍ اوْ ضَمٍّ كعبد اللّٰهِ

8۔ باب الاستعلاء والاطباق وغيرهما

❊ تفخیم کے مراتب:

❶ حروف مستعلیہ، مطبقہ: (ص، ض، ط، ظ) ان میں دو درجہ کی تفخیم پائی جاتی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ ان حروف میں صفت استعلاء اور اطباق دونوں جمع ہیں۔ جیسے: عصا ۔

❷ حروف مستعلیہ: (غ، خ، ق) ان میں ایک درجہ کی تفخیم پائی جاتی ہے۔ کیونکہ ان میں صرف صفت استعلاء پائی جاتی ہے۔ جیسے: قال ۔

و حرف الاستعلاء فخم واخصصا ❖ الاطباق اقوىٰ نحو قال والعصا

❊ چار حروف (بسطت ، احطت ، ما فرطت ، ما فرطتم) میں [ط] کی صفت اطباق کو باقی رکھ کر ادغام کرنا چاہیے۔ ناظم نے اختصار کے پیش نظر دو کلمات کو بیان کیا ہے۔

اور لفظ (الم نخلقكم) میں دونوں وجہیں ہیں: (1) ادغام تام (2) ادغام ناقص ۔

وَبيِّنَ الْاِطْبَاقَ مِنْ اَحَطْتُّ مَعْ ❖ بَسَطْتَّ وَالْخُلْفُ بِنَخْلُقْكُّمْ وَقَعْ

❊ ساکن حرف کے سکون کو کامل ادا کرنا چاہیے، کہ ساکن کہیں متحرک نہ ہو جائے۔

و احرص على السكون فى جعلنا ❖ انعمت والمغضوب مع ضَلَلْنَا

❊ متشابہ الصوت حروف کی خوب واضح ادائیگی کرنی چاہیے۔ اور یہ اس صورت میں ممکن ہے جب صفت ممیّز کو صاف ادا کیا جائے گا۔ ورنہ ایک حرف دوسرے حرف سے بدل جائے گا۔

وخلص انفتاح محذورا عسٰى ❖ خوف اشتباهه بمحظورًا عَصٰى

❊ 'ک' اور 'ت' اگر ساکن ہوں تو ان کی ادائیگی میں صفت ہمس اور شدت کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ کیونکہ لفظ کاف اور تاء میں صفت ہمس اور صفت شدت دونوں ہیں۔ ہمس کی وجہ سے سانس جاری ہوگا اور شدت کی وجہ سے آواز بند ہوگی۔ لیکن یہ بیک وقت ادا نہ ہوں گی۔ بلکہ شدت کی وجہ سے پہلے آواز بند ہوگی پھر صفت ہمس کی وجہ سے معمولی سا سانس جاری ہو۔ لیکن 'ک' اور 'ت' متحرک کی ادائیگی میں ایسا نہیں ہوگا۔

و راع شدة بكاف و بتا ❖ كشرككم ، وتتوفى ، فِتْنَتَا

9۔ باب الادغام

❊ ادغام کی تین قسمیں ہیں: ❶ مثلین ❷ متجانسین ❸ متقاربین

❶ - **مثلین** : مدغم اور مدغم فیہ جب دونوں مخرج وصفات میں متحد ہوں، پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو پہلے کو دوسرے میں داخل کرنا۔

جیسے: ﴿ بَلْ لَّا ﴾ ۔مثلین میں صرف ادغام تام ہوتا ہے۔

❁ **نوٹ:** اس حکم سے حروف مدہ مستثنیٰ ہیں، کیونکہ ادغام کرنے سے حروف مدہ کی مدیت فوت ہوجاتی ہے جو کہ صفت لازمہ ہے۔

جیسے: ﴿ فِیْ یَوْمٍ ، قَالُوْا وَ هُمْ ﴾

❷ - **متجانسین:** مدغم اور مدغم فیہ جب مخرج میں متحد ہوں اور صفات میں مختلف ہوں، پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو پہلے کو دوسرے میں داخل کرنا۔ جیسے : ﴿ قَالَتْ طَآئِفَةٌ ﴾

❁ **نوٹ:** اس حکم سے حروف حلقی اور حروف شجریہ مستثنیٰ ہیں۔ادغام کرتے ہیں ثقل کو دور کرنے کے لئے لیکن حروف حلقی کا ادغام کرتے وقت مزید ثقل پیدا ہوتا ہے اس لیے ادغام نہیں کرتے۔جیسے : ﴿ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ ، اَشْیَاءَ هُمْ ۔'ش' کا 'ی' میں ﴾

❸ - **متقاربین** : مدغم اور مدغم فیہ جب قریب المخرج ہوں، پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو پہلے کو دوسرے میں داخل کرنا۔

جیسے: ﴿ قُلْ رَّبِّ ﴾

❁ **نوٹ:** اس حکم سے حروف حلقی مستثنیٰ ہیں۔ کیونکہ ادغام کرتے ہیں ثقل کو دور کرنے کے لئے لیکن حروف حلقی اور حروف شجریہ کا ادغام کرتے وقت مزید ثقل پیدا ہوتا ہے اس لیے ادغام نہیں کرتے۔جیسے: ﴿ فَسَبِّحْهُ ، لاَ تُزِغْ قُلُوْبَنَا ﴾

ان تین قسموں کو امام صاحب نے ان دو شعروں میں بیان کیا ہے:

وَ اَوَّلَیْ مِثْلٌ وَّجِنْسٍ اِنْ سَكَنْ ❖ اَدْغِمْ كَقُلْ رَّبِّ وَ بَلْ لَّا

فِیْ یَوْمِ مَعْ قَالُوْ وَهُمْ وَ قُلْ نَعَمْ ❖ سَبِّحْهُ لَا تُزِغْ قُلُوْبَ فَالْتَقَمْ

❊ [قُلْ نَعَمْ ، فَالْتَقَمْ] : ان دونوں کلمات کے ذریعے امام صاحب نے متنبہ کیا ہے کہ نفس کلمہ کے لام کا ادغام نہیں ہوتا ہ لام تعریف کا ادغام ہوتا ہے۔

پہلی مثال میں 'لام' اور ''نون'' حروف متقاربین میں سے ہیں۔اور متقاربین سے مستثنیٰ حروف حلقی میں سے بھی نہیں ہیں پھر بھی ''لام'' اور ''نون'' کا آپس میں ادغام نہیں ہورہا۔

دوسری مثال میں ''تا'' اگرچہ حروف شمسیہ میں سے ہے۔ پھر بھی یہاں ''لام' اور ''تا'' کا آپس میں ادغام نہیں ہورہا۔

[فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِیْم ، فَالْتَقَطَهٗ اٰلُ فِرْعَوْنَ]

❊ [سَبِّحْهُ ، لَا تُزِغْ قُلُوْبَ] ان دونوں مثالوں سے ادغام متقاربین کی قسم ثابت ہوتی ہے۔

10۔ باب فی الفرق بین الضاد والظاء

❊ ''ضاد''اور''ظاء''اکثر صفات میں مشترک ہے۔اس وجہ سے''ضاد'' کا تلفظ''ظا''کے مشابہ ہوجاتا ہے۔اکثر لوگ اس مشابہت کی بنا پر ان دونوں حروف کی ادائیگی میں غلطی کرجاتے ہیں۔امام صاحب نے اس باب میں ان دو حروف کے بارے میں دو چیزیں بیان کی ہیں۔ایک تو ان دونوں میں فرق بیان کیا ہے کہ دونوں کا مخرج علیحدہ علیحدہ ہے اور''ضاد''میں صفت استطالت ہے، جو''ظاء''میں نہیں ہے۔اور دوسری بات کہ قرآن مجید میں جتنے کلمات''ظاء'' سے آئے ہیں ان کو ذکر کردیا تا کہ ان کی ادائیگی کے وقت خاص خیال رکھا جائے۔

والضاد بِاسْتِطَالَةٍ وَّمَخْرَجِ ❖ مَيِّزْ مِنَ الظَّاءِ وَكُلُّهَا تَجِیْ

❊ حکم نطق الضاد بالظاء

❶ قال ابن حجر الهيثمی : اِنَّ مَنْ اَبْدَلَ الضَّادَ ظَاءً فَقَدْ بَطَلَتْ صَلَاتُهٗ ۔

❷ قال الدكتور عبدالعزيز القاری : خَلْطُ الضَّادِ بِالظَّاءِ هٰذَا اَمْرٌ مُنْكَرٌ وَ بِدْعَةٌ مُحْدَثَةٌ فِیْ هٰذَا الْعِلْمِ ۔

فِی الظَّعْنِ ظِلِّ الظُّهْرِ عُظْمِ الْحِفْظِ ❖ اَيْقِظْ وَاَنْظِرْ عَظْمِ ظَهْرِ اللَّفْظِ

1	ظَعْنِ	1 جگہ	2	ظِلِّ	24 جگہ	3	ظَهْرِ	14 جگہ
4	عُظْمِ	103 جگہ	5	حِفْظِ	42 جگہ	6	اَيْقِظْ	1 جگہ
7	اُنْظُرْ	22 جگہ	8	عَظْمِ	14 جگہ	9	ظُهْرِ	2 جگہ
			10	لَفْظَ	1 جگہ			

ظاهر لظى شواظ كظم ظلما ❖ اغلظ ظُلم ظفر ن انتظر ظما

1	ظَاهِر	6 جگہ	2	لظى	2 جگہ	3	شواظ	1 جگہ
4	كظم	6 جگہ	5	ظلم	282 جگہ	6	اغلظ	13 جگہ
7	ظلام	100	8	ظفر	1 جگہ	9	انتظر	14 جگہ
			10	ظما	3 جگہ			

اظفر ظنا كيف جا وعظ سوىٰ ❖ عضين ظل النحل زخرف سوا

❀ **نوٹ:** [ظَنًّا] کے ساتھ [كَيْفَ جَا] کے اضافہ سے وضاحت کردی کہ یہ لفظ اگرچہ نظم میں منصوب منون ہے لیکن یہ جس طرح بھی آئے چاہے مضموم ہو چاہے مکسور۔وہ''ظاء''ہی سے ہوگا۔

و ظلت ظلتم و بروم ظلوا ❖ كالحجر ظلت شعرا نظلُ

1	اظفر	1 جگہ	2	ظَنًّا	6 جگہ	3	ظل	8 جگہ

يظللن محظورا مع المحتظرِ ❖ وكنت فظا و جميع النظرِ

1	فيظللن	1 جگہ	2	محظورا	1 جگہ	3	المحتظر	1 جگہ
4	كنت فظا	1 جگہ	5	نظر	86 جگہ			

الا بـــويــل هـل و اولـی نـاضـرہْ ❖ والـغـيـظ لا الرعد و هود قاصرہْ

الغيظ	11 جگہ

والـحـظ لا الـحـض عـلی الطعامِ ❖ و فـی ضنين نِ الـخـلاف سامیْ

1	الحظ	7 جگہ
2	بِضَنِيْنَ	اس کو بعض قراء ''ضاد'' سے اور بعض ''ظاء'' سے پڑھتے ہیں

11۔ باب التحذيرات

(ان چیزوں کا بیان جن سے قاری کو بچنا چاہیے)

❁ جب متشابہ الصوت حروف ایک ساتھ جمع ہو جائیں تو ان کی ادائیگی میں خاص خیال رکھنا چاہیے کہ کہیں ایک حرف دوسرے سے بدل نہ جائے۔ جیسے : ﴿انقض ظهر ، يعض الظالم﴾

اور نہ ہی ایک حرف دوسرے میں مدغم ہو۔ جیسے : ﴿اضطر ، وعظت ، اقضتم ، جباهم ، عليهم﴾

و ان تــلاقيـــا البيـــان لازمٌ ❖ انـقـض ظهـرك ، يعض الظالمٌ

و اضـطـر مـع وعـظت مع اقضتمٌ ❖ و صَفِّ هـا جبـاهـم عـليهمٌ

12۔ باب النون والمیم المشددتین والمیم الساکنة

❁ **حروف غنہ**: دو ہیں (م ن)

۞ **نون مشددہ**: پر ہمیشہ غنہ ہوگا۔ جیسے : ﴿ اِنَّ اللّٰهَ ﴾

۞ **میم کی تین حالتیں ہیں**:

❶ **متحرک**: عدم غنہ۔ جیسے : ﴿ وَمَا بَيْنَهُمَا ﴾

❷ **مشدد**: غنہ ضروری ہے۔ جیسے : ﴿ عَمَّ ﴾

و اظهـر الـغـنـة مـن نـون ومـن ❖ ميـم إذا مـــا شـــدد ....

❸ **ساکن**: اس کی دو حالتیں ہیں۔ ① غنہ ② عدم غنہ

① **غنہ**: جب میم ساکن کے بعد 'ب' یا 'میم' آجائے۔ جیسے : ﴿ إِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ، عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴾

.... ❖ .... و اخـفـيـن

الـــمـيـــم ان تسـكـن بـغـنـة لـدى ❖ بـاء على المختار من اهل الاداء

❁ **نوٹ**: میم ساکن کے بعد اگر 'ب' آجائے تو بعض نے اظہار بھی جائز قرار دیا ہے۔ لیکن امام صاحب نے متنبہ کر دیا کہ اہل اداء کا پسندیدہ مذہب ''اخفاء'' ہے۔

اخفاء کی وجہ تسمیہ: امام دانی رحمہ اللہ محمد بن یونس النحوی سے نقل کرتے ہیں کہ ''میم'' اور ''ب'' آپس میں بہنیں ہیں۔ جب ''میم ساکن'' کے بعد ''ب'' آجائے تو ادائیگی کے وقت ہونٹ آپس میں مل جاتے ہیں۔ اگر قاری چاہے تو بھی ہونٹ کھول نہیں سکتا کیونکہ ہونٹوں کو آپس میں ملائے بغیر تلفظ ہی نہیں ہوسکتا۔ اور اس حالت کو اہل لغت ''اخفاء'' کہتے ہیں۔

② **عدم غنہ**: جب میم ساکن کے بعد 'ب' اور 'میم' کے علاوہ کوئی اور حرف آجائے۔ جیسے : ﴿ أَنْعَمْتَ ﴾

و اظهـرنهـا عـنـد بـاقـي الاحرفِ ❖ و احـذر لدى وَاوٍ وَ فَا اَنْ تَخْتَفِيْ

❁ **نوٹ**: ''واؤ'' اور ''ف'' اگرچہ [باقـي الاحرفِ] میں داخل ہیں۔ لیکن اس پر [وَ احْذَرْ] کے ساتھ مزید تاکید کر دی کیونکہ ''واو، ف'' اور ''میم'' کا مخرج ایک ہے۔ جب میم ساکن کے بعد 'ب' آئے تو اخفاء کیا جاتا ہے۔ اس پر قیاس کر کے بعض لوگوں نے میم ساکن کے بعد 'واؤ' اور 'ف' آنے پر بھی اخفاء کرنا شروع کر دیا۔ جیسے: ﴿ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ ، عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴾ اس لیے ناظم نے متنبہ کر دیا کہ میم ساکن کے بعد 'واؤ' اور 'ف' آنے پر اخفاء سے بچنا۔ اور اس سے بچنے کا یہ طریقہ بھی درست نہیں کہ 'میم' میں قلقلہ کر دیا جائے۔ بلکہ اخفاء اور قلقلہ سے بچتے ہوئے کامل سکون کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔

13۔ باب احکام النون الساکنۃ والتنوین

❁ **نون کے چار احکام ہیں:** ❶ اظہار ❷ ادغام ❸ اقلاب ❹ اخفاء

و حکم تنوین ونون یلفیٰ ❖ اظہار ، ادغام ، وقلب ، واخفاء

❶ **اظہار** : جب نون ساکن یا نون تنوین کے بعد حروف حلقی (ء ھ ع ح غ خ) میں سے کوئی حرف آ جائے۔
جیسے: مَنْ أَعْطٰی ، کِتٰبٌ أَنْزَلْنٰهُ

فعند حرف الحلق اظہر .... ❖ ....

❷ **ادغام** : جب نون ساکن یا نون تنوین کے بعد حروف (یَرْمَلُوْنَ) میں سے کوئی حرف آ جائے۔

ادغام کی دو قسمیں ہیں: ⟨1⟩ ادغام بلاغنہ ⟨2⟩ ادغام مع الغنہ

⟨1⟩ **ادغام بلاغنہ** : "لام ، راء " میں ہوگا۔ جیسے: مِنْ لَّدُنْكَ ، مَالاً لُّبَداً

و ادغم ❖ فی اللام والرا لا بغنۃ لزم

✵ [لا بغنۃ لزم] کے ذریعے امام صاحب نے طریق طیبہ کی طرف کی شارہ کیا ہے کہ اس طریق سے 'لام' اور 'را' میں 'ادغام مع الغنہ' بھی جائز ہے۔

⟨2⟩ **ادغام مع الغنہ** : "یومن " کے چار حروف میں ہوگا۔ جیسے: مَنْ یُّؤْمِنُ ، بَرْقٌ یَّجْعَلُوْنَ

وَ اَدْغِمَنْ بغنۃ فی یومنُ ❖ ....

ادغام کی شرط: نون ساکن وتنوین پہلے کلمے کے آخر میں اور (حروف یرملون) میں سے کوئی حرف دوسرے کلمہ کے شروع میں ہوں تو ادغام ہوگا۔ لیکن اگر دونوں ایک ہی کلمہ میں آ جائیں تو اظہار مطلق ہوگا۔

✵ اس کی قرآن مجید میں صرف چار مثالیں ہیں۔ جیسے: ﴿ الدُّنْیَا ، قِنْوَانٌ ، صِنْوَانٌ ، بُنْیَانٌ ﴾

.... ❖ الا بکلمۃ کَدُنْیا عَنْوَنُوْا

❸ **اقلاب** : جب نون ساکن یا نون تنوین کے بعد "ب" آ جائے۔ جیسے: أَنْ بُوْرِكَ ، سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ

و القلب عند الباء بغنۃ کذا ❖ ....

❹ **اخفاء** : جب نون ساکن اور تنوین کے بعد (حروف حلقی)، (حروف یرملون) اور (ب) کے علاوہ کوئی اور حرف آ جائے۔
جیسے: فَانْصُرْ نَا ، قَوْلًا سَدِیْداً

.... ❖ اخفاء لدیٰ باقی الحروفِ اُخِذَا

❁ **نوٹ:** بعض نے نون ساکن وتنوین کے پانچ احکام بیان کیے ہیں۔ وہ اس طرح کہ ادغام مع الغنہ اور ادغام بلاغنہ کو علیحدہ علیحدہ قسم شمار کیا ہے۔ اور بعض نے تین احکام بیان کیے ہیں۔ اقلاب کو ختم کر کے اخفاء کی دو قسمیں بنا دی ہیں: 1۔ اخفاء مع القلب
2۔ اخفاء بلا قلب

14۔ باب المدات

* **مد کی دو قسمیں ہیں:** ❶ اصلی ❷ فرعی

❶ **اصلی** : جو کسی سبب پر موقوف نہ ہو۔ جیسے "قال ، قیل ، قولوا"

❷ **فرعی** : جو کسی سبب پر موقوف ہو۔ جیسے "جَآءَ ، آلْئٰنَ ، دَآبَّةٍ"

* **مد فرعی کی چار اقسام ہیں:** (1) لازم (2) واجب (3) جائز (4) عارض

والـــمـــد لازم و واجـب اَتٰـی ❖ و جـائز..............................

.... ❖ او عـرض السکون وقفا مسجلا

(1) **مد لازم** : اس کی پانچ قسمیں ہیں:

① **مد لازم کلمی مخفف:** حروف مدہ کے بعد کلمہ قرآنی میں سکون ہو۔ جیسے: "آلْئٰنَ" اس کی مقدار طول ہے۔

② **مد لازم کلمی مثقل:** حروف مدہ کے بعد کلمہ میں تشدید ہو۔ جیسے: "دَآبَّةٍ" اس کی مقدار بھی طول ہے۔

③ **مد لازم حرفی مخفف:** حرف مدہ کے بعد حروف مقطعات میں سکون ہو۔ جیسے: "حٰمٓ ، قٓ" اس کی مقدار طول ہے۔

④ **مد لازم حرفی مثقل:** حرف مدہ کے بعد حروف مقطعات میں تشدید ہو۔ جیسے: "الٓمٓ" اس کی مقدار طول ہے۔

⑤ **مد لازم لین:** حروف لین کے بعد حروف مقطعات میں سکون ہو. جیسے: عین مریم، عین شوریٰ

مقدار: اس میں طول اور توسط بھی جائز ہے۔

فـلازم ان جـاء بـعـد حـرف مـد ❖ سـاکـن حـالـیـن وبـطـول یُـمَدْ

(2) **مد واجب (متصل)** : حرف مدہ کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو۔ جیسے "جَآءَ ، یَشَآءُ" مقدار: توسط

و واجـب ان جـاء قبل هـمـزةٍ ❖ مـتـصـلا ان جـمـع بـکـلـمةٍ

(3) **مد جائز (منفصل)** : حرف مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو مثال "قَالُوْا آمَنَّا" مقدار: توسط اور قصر بھی جائز ہے۔

.... ❖ وجـائـز وهـو قـصـر ثبتـا

وجـائـز اذا اتـی مـنـفـصلا ❖ ....

(4) **مد عارض** : اس کی دو قسمیں ہیں:

① **مد عارض وقفی:** حروف مدہ کے بعد کلمہ قرآنی میں سکون عارضی ہو۔ مثال "الرَّحِیْمْ"

مقدار : طول، توسط، قصر (طول اولیٰ ہے)

② **مد عارض لین:** حرف لین کے بعد کلمہ قرآنی میں سکون عارضی ہو۔ مثال "الصَّیْفْ ، مِنْ خَوْفْ"

مقدار : قصر، توسط، طول (قصر اولیٰ ہے)

.... ❖ او عـرض السکـون وقفا مسجلا

15۔ باب معرفة الوقوف

❊ **محل کے اعتبار سے وقف کی چار قسمیں ہیں:** ❶ تام ❷ کافی ❸ حسن ❹ قبیح

وبعد تجويدك للحروفِ ❖ لا بد من معرفة الوقوفِ
والابتداء وهي تقسم اِذَنْ ❖ ثلاثة: تام وكاف وحسن
وغير ما تم قبيح .... ❖ ....

❶ **تام** : ایسی جگہ وقف کرنا جہاں ماقبل کا مابعد سے لفظی اور معنوی دونوں تعلق نہ ہو۔ جیسے " أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ "

❷ **کافی** : اگر صرف معنوی تعلق ہو تو 'کافی' ہے۔ جیسے " يُؤْمِنُوْنَ "

حکم : ان دونوں کا حکم یہ ہے کہ مابعد سے ابتداء کی جائے گی۔

وهي لما تم فإن لم يوجدِ ❖ تعلق أو كان معنًى فَابْتَدِئْ
فالتام ، فالكافي .... ❖ ....

❸ **حسن** : اگر لفظی اور معنوی دونوں تعلق ہو مگر وقف کرنے سے معنی خراب نہ ہو تو 'حسن' ہے۔

جیسے " رَبِّ الْعَالَمِيْنَ "

حکم : ① اگر آیت کے درمیان میں وقف ہو۔ جیسے " الْحَمْدُ لِلّٰهِ " تو ماقبل سے اعادہ کریں گے۔

② اگر آیت کے اختتام پر وقف ہو۔ جیسے " رَبِّ الْعَالَمِيْنَ " تو مابعد سے ابتداء کریں گے۔

..................ولفظا فَامْنَعَنْ ❖ إلا رؤوس الآيِ جَوِّزْ فالحسن

❹ **قبیح** : جہاں لفظی اور معنوی دونوں تعلق ہو اور وقف کرنے سے معنی بھی خراب ہو تو 'قبیح' ہے۔

جیسے " يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ "

حکم : یہ ناجائز ہے صرف اضطراری حالت میں جائز ہے لیکن اس صورت میں بھی ماقبل سے اعادہ ضروری ہے۔

وغير ما تَمَّ : قبيح وَلَهٗ ❖ يوقف مُضْطَرًّا ويُبْدَا قَبْلَهٗ

❀ **نوٹ:** قرآن مجید میں کوئی ایسا وقف نہیں ہے جو شرعاً حرام ہو کہ اگر قاری نے وہاں وقف کیا تو گنہگار ہوگا۔ اور نہ کوئی ایسا وقف ہے جہاں ٹھہرنا واجب اور ضروری ہے۔ اِلا کہ اس کے وجوب اور حرام کا سبب پایا جائے۔

وقف واجب کی مثال : " وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ (وقف لازم) اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا "

وقف حرام کی مثالیں : " وَمَا مِنْ اِلٰهٍ (وصل لازم) اِلَّا اِلٰهٌ وَّاحِدٌ "

" وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ (وصل لازم) اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ "

" اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ وَّاِنَّ الْفُجَّارَ (وصل لازم) لَفِيْ جَحِيْمٍ "

وليس فى القرآن مِنْ وَقْفٍ وَجَبْ ❖ ولا حَرَامٌ غَيْرَ مَا لَهٗ سَبَبْ

16۔ باب معرفة المقطوع والموصول
+
باب رَسمِ التَّاءَ اتِ

✲ اس باب میں ناظم رحمہ اللہ نے دو باتیں بیان کی ہیں:

❶ قرآن مجید کے ان کلمات کی جگہیں (مواقع) بیان کیں جو کہیں مقطوع لکھے گئے ہیں اور کہیں موصول۔

و عرف لمقطوع و موصول.......... ❖ ....

❶ تائے مدورہ' ۃ ' کی وہ جگہیں جہاں وہ عام رسم کے خلاف لمبی تاء سے لکھی گئی ہے۔

و تـا ❖ فی مصحف الامام فیما قَدْ اَتٰی..........................

✡ **مصحف امام سے مراد:** وہ مصاحف قرآنیہ ہیں جن کو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں لکھوایا۔ان مصاحف کے خط کو تغلیباً رسم کہا جاتا ہے۔قرآن مجید کا اکثر حصہ رسم کے اصولوں کے موافق ہیں۔مگر چند کلمات رسم کے اصولوں کے مخالف لکھے گئے ہیں جن کو ناظم رحمہ اللہ نے اس باب میں بیان کیا ہے۔

❀ دس کلمات میں [اَنْ لَّا] کو مقطوع (کاٹ کر) لکھا گیا ہے۔

فـاقـطـع بعشـر کلمـات: ان لا ❖ مـع: مـلـجـأ ولا الـــه الا

و تـعـبـدوا یـاسـیـن هـود لا ❖ بشـرکن تشرك یدخلن تعلوا علی

ان لا یـقـولـوا لا اقـول.......... ❖ ....

1	اَنْ لَّا مَلْجَاَ	التوبۃ:118	2	اَنْ لَّا الہ الا	ہود:14	3	اَنْ لَّا تعبدوا	یٰس:60
4	اَنْ لَّا تعبدوا	ہود:26	5	اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ	الممتحنۃ:12	6	اَنْ لَّا تُشْرِكْ	الحج:26
7	اَنْ لَّا یَدْخُلَنَّهَا	القلم:24	8	اَنْ لَّا تعلوا	الدخان:19	9	اَنْ لَّا یقولوا علی اللہ	الاعراف:169
			10	اَنْ لَّا اقولوا علی	الاعراف:109			

✿ لفظ [اِنْ مَّـا] کو صرف ایک جگہ (سورۃ الرعد:40) میں مقطوع (کاٹ کر)، اور [اَنْ مَّـا] کو پورے قرآن مجید میں موصول (ملا کر) [اَمَّا] لکھا گیا ہے۔

اِنْ مَّا ❖ بالرعد و المفتوح صل..........................

❀ دس کلمات میں [اَنْ لَّا] کو مقطوع (کاٹ کر) لکھا گیا ہے۔

وَ عَـنْ مَّا.......... ❖ ....

نهـوا اقـطـعـوا من ما بروم والنسا ❖ خـلف الـمـنـافقین ام من اَسَّـسَـا

[جاری ہے]

17۔ باب ھمز الوصل

✽ اس باب میں ناظم رحمہ اللہ نے ہمزہ وصلی کے قواعد ذکر کیے ہیں۔ کیونکہ عربی زبان میں ہمزہ وصلی زیادہ استعمال ہوا ہے۔

✽ کلمہ کی تین قسمیں ہیں:

❶ - **افعال** ⇦ ① **قطعی مفتوح** : باب افعال، مضارع واحد متکلم، ہمزہ استفہام۔ جیسے: اَنْعَمْتَ ۔ اَکْمَلْتُ ۔ اَتْمَمْتُ ۔
اَعُوْذُ ۔ اَذْھَبُ ۔ اَشْکُرُ ۔ اَذْکُرُ ۔ اَضْرِبُ ۔
اَلَمْ تَرَ ۔ اَتَقُوْلُوْنَ ۔ اَفَتُؤمِنُوْنَ ۔ اَرَاَیْتَ ۔

② **وصلی مضموم، مکسور**: باقی افعال ۔

مضموم: فعل کے تیسرے حرف پر ضمہ اصلی ہو تو فعل کا ابتدائی ہمزہ وصلی مضموم ہوگا۔
جیسے: اُنْظُرْ ۔ اُخْرُجْ ۔ اُقْتُلُوْا ۔اُکْتُبُوْا ۔ اُدْخُلُوْا ۔ اُضْطُرِرْتُمْ ۔

وابـد بهـمز الوصل من فعل بضم ❖ ان كـان ثـالـث مـن الـفـعل يضم

مکسور: فعل کے تیسرے حرف پر فتحہ، کسرہ یا ضمہ عارضی ہوں تو فعل کا ابتدائی ہمزہ وصلی مکسور ہوگا۔
جیسے: اِضْرِبْ ۔ اِقْرَاْ ۔ اِعْلَمْ ۔ اِتَّقُوْا ۔ اِصْبِرُوْ ۔ اِعْتَزَلَھُمْ ۔ اِرْتَبْتُمْ ۔ اِمْشُوْا

و اكسـره حـال الكسر والفتح ❖ ....

❷ - **حروف** ⇦ ① **وصلی مفتوح**: لام تعریف کا ہمزہ ۔ جیسے: اَلْقَمَرُ ۔ اَلشَّمْسُ ۔ اَلنَّجْمُ ۔ اَلرَّحْمٰنُ ۔ اَلْقُرْاٰنُ
② **قطعی مکسور، مفتوح**: باقی حروف کا ہمزہ ۔ جیسے: اَنَّ ۔ اَنْ ۔ اِذْ ۔ اِذَا ۔ اَلَّا ۔اِنَّا ۔ اِنَّنَا

..........................وفـی ❖ الاسماء غیر اللام كَسْرُهَا..........

❸ -**اسماء** ⇦ ① اسمائے مصادر ⇦ ① **قطعی مکسور** : باب افعال ۔ جیسے: اِکْرَام ۔ إتْمَام ۔ اِحْسَان ۔ اِطْعَام ۔ اِخْرَاجًا
② **وصلی مکسور** : باقی ابواب ۔ جیسے: اِنْتِقَام ۔ اِنْفِصَام ۔ اِسْتِغْفَار ۔ اِمْتِحَان ۔

..........................وفـی ❖ الاسماء غیر اللام كَسْرُهَا..........

② اسمائے جامد ⇦ ① **وصلی مکسور** : 4 الفاظ

(اِبْنٌ [اِبْنَةٌ] ۔ اِمْرُؤٌ [اِمْرَاَۃٌ] ۔ اِسْمٌ ۔ اِثْنَیْنِ [اِثْنَتَیْنِ ۔ اِثْنَان ۔ اِثْنَتَانِ])

..........................وفـی ❖ الاسـماء غیر اللام كَسْرُهَا وفی

اِبْـنٍ، مَـعَ ابْـنَـتٍ ، امْرِیءٍ، وَاثْنَيْنِ ❖ وَامْـرَأَةٍ ، وَاسْـمٍ ، مَـعَ اثْـنَتَيْنِ

② **قطعی مفتوح، مکسور، مضموم** : 6 اسماء

① اسمائے ضمیر جیسے: اَنْتَ ۔ اَنْتُمْ ۔ اَنَا ۔ اِیَّاہُ ۔ اِیَّاھُمْ
② علم جیسے: ابراھیم ۔ اسماعیل ۔ اسحاق ۔ اسرائیل
③ اسمائے نکرہ جیسے: اَرْضٌ ۔ اِنْسَانٌ
④ اسمائے جمع جیسے: اَزْوَاج ۔ اَقْوَال ۔ اَعْمَال ۔ اَسْمَاء
⑤ اسم تفضیل جیسے: اَحْمَدُ ۔ اَعْلَمَ ۔ اَکْبَرَ ۔ اَشَدُّ ۔ اَحَبُّ
⑥ اسم اشارہ جیسے: اُولٰئِكَ

18۔ باب الوقف علی اواخر الکلم

(باب الروم والاشمام)

* **کیفیت کے اعتبار سے وقف کی پانچ قسمیں ہیں:** ❶ وقف بالسکون ❷ وقف بالاسکان ❸ وقف بالاشمام ❹ وقف بالروم ❺ وقف بالابدال

❶ **وقف بالسکون:** کلمہ کا آخری حرف پہلے سے ہی ساکن ہو وہاں سانس اور آواز توڑ کر ٹھہرنا۔ جیسے " أَلَمْ نَشْرَحْ "

❷ **وقف بالاسکان:** کلمہ کے آخری حرف متحرک ہو تو اس کو ساکن کر کے وہاں سانس اور آواز توڑ کر ٹھہرنا۔ جیسے " الرَّحِيمِ "

یہ زبر، زیر، پیش تینوں حرکتوں پر ہوتا ہے۔

و حاذر الوقف بكل الحَرَكَهْ ❖ ....

❸ **وقف بالروم:** کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کا تہائی حصہ پڑھنا کہ قریب والا سن سکے۔ جیسے " الرَّحِيمِ "

یہ زیر اور پیش دونوں پر ہوتا ہے۔

.... ❖ الا اذا رُمْتَ فَبَعْضَ الْحَرَكَهْ

الا بفتح اَوْ بِنَصْبِ.......... ❖ ....

❹ **وقف بالاشمام:** کلمہ کے آخری حرف کو ساکن کر کے ہونٹوں سے ضمہ کی طرف اشارہ کرنا ہے۔ جیسے " نَسْتَعِيْنُ "

یہ صرف ضمہ پر ہوتا ہے۔

.... وَاَشِمْ ❖ اشارة بالضم فی رَفْعٍ وَضَمْ

❺ **وقف بالابدال:** کلمہ کے آخری حرف پر دو زبر کی تنوین ہو تو اس کو الف سے بدلنا۔

جیسے: '' مَآءً سے مَآءَا ، طُوًى سے طُوٰى "

یا ۃ مدورہ (گول ۃ) ہو تو اس کو ہائے ساکنہ سے بدلنا۔ جیسے " جَنَّةٌ سے جَنَّہْ "

19۔ خاتمة الكتاب

❁ اس باب میں امام صاحب نے تین چیزیں بیان کی ہیں:

❶ رسالہ کے اختتام کی اطلاع اوراس کا قاری قرآن کے لیے تحفہ ہونا۔

و قد تقضی نظمی المُقَدِّمَہْ ❖ منی لقاریءِ القرآن تَقْدِمَہْ

❷ رسالہ کے اشعار کی تعداد: جو کہ حروف 'اَبْجَدِیْ' کی رو سے" قَافٌ وَ زَایٌ " 107 ہے۔

ابیاتھا قَافٌ وَزَایٌ فِی الْعَدَدْ ❖ من یحسن التجوید یَظْفَرْ بِالرَّشَدْ

❁ **نوٹ**: یہاں پر امام صاحب نے اپنی کتاب کوختم کر دیا اس کے بعد کے دو اشعار آپ کے بیٹے یا آپ کے تلمیذ میں سے کسی کے ہیں۔اوران دونوں شعروں کو سب سے پہلے آپ کے شاگرد 'عبدالدائم رحمہ اللہ' کے تلمیذ 'شیخ خالد الازہری رحمہ اللہ' نے ذکر کیا۔

❸ حمد وصلاۃ :

و الحمد للہ لھا خِتَامٌ ❖ ثم الصلاۃ بعد والسلامُ

علی النبی المصطفیٰ مُحَمَّدَا ❖ و الہٖ وَصَحْبِہٖ ذَوِی الْھُدٰی

واخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمین